سوال

(134) نماز عید سے پہلے نفل پڑھنا جائز ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بر منگھم سے محمد حسین دریافت کرتے ہیں کہ عید کے موقع پر اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ نوافل پڑھتے ہیں حالانکہ ہم نے تو یہ سن رکھا ہے کہ عید کی نماز سے پہلے کوئی نماز نہیں ہوتی۔ اس بارے میں صحیح موقف رسالے میں پش کر کے شکریئے کا موقع دیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے عید کی نماز سے پہلے کوئی نفل یا سنت پڑھنا ثابت نہیں اور اس بارے میں حضرت عمرو بن شعیبؓ کی روایت بڑی واضح ہے۔

حدیث کے الفاظ ہیں:

''عن عمرو بن شعیب عن ابیہ ون جدہ ان النبی ﷺ کبر فی عید ثنتی عشرة تکبیرة سبعا فی الاولی و خمسا فی الاخرة ولم یصل قبلها ولا بعدها۔'' (ابن ماجہ مترجم ج اکتاب اقامۃ الصلوة باب ماجاء فی کم یکبر الامام فی الصلوة العیدین ص ٦٣٤ رقم الحدیث ١٣٧٧)

''حضرت عمرو بن شعیبؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عید میں بارہ تکبریں کہیں' پہلی رکعت میں سات اور آخری رکعت میں پانچ اور نماز سے پہلے اور بعد آپ ﷺ نے کوئی نماز نہیں پڑھی۔''

اس لئے اس بارے میں تو کوئی شبہ نہیں کہ عید کی نماز سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں۔ لیکن بعض اوقات کچھ لوگوں کو اس لئے بھی مغالطہ ہوتا ہے کہ جب نماز عید مسجد میں پڑھی جاتی ہے تو وہ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت تحیتہ المسجد پڑھتے ہیں پھر نماز عید کے انتظار میں بیٹھتے ہیں کیونکہ دوسری طرف یہ حدیث بھی بڑی واضح ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک مسجد میں نہ بیٹھے جب تک دو رکعت ادا نہ کر لے۔ اس لئے تحیتہ المسجد کی بھی اپنی جگہ اہمیت ہے۔

چونکہ نماز عید سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے کوئی نماز نہیں پڑھی' اس لئے بہتر یہی ہے کہ عید کی نماز سے قبل کوئی نفل سنت نہ پڑھا جائے۔ چاہے نماز مسجد میں ہو یا میدان میں۔ کیونکہ لوگ اپنی ناواقفیت کی وجہ سے اسے عید کی نماز کا حصہ سمجھ کر ادا کرنا شروع کر دیں گے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

ص310

محدث فتویٰ